REGD No P-67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ مئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۲۵ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ہے الحمد للہ۔

قادیان ۳۰ مئی۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب جانی درویش کئی روز سے بعارضہ بواسیر خونی سخت بیمار ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب آپ کو ماہر ڈاکٹروں کے معائنہ کے لئے امرتسر لے گئے جہاں بعد معائنہ آپ کو وی جے ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ اسی طرح مکرم الحاج ذریشی عطاء الرحمن صاحب نائب ناظر بیت المال بھی بیمار رہے گو پہلے سے افاقہ ہے احباب کرام ہر دو بزرگان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال للہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان میں یوم خلافت کی مبارک تقریب پر کامیاب جلسہ

علماء کی پُر لطف ایمان افروز تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ثاقب فاضل بی۔ اے قادیان

قادیان دار الامان۔ ۲۸ مئی آج صبح مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے انتظام کے ماتحت زیر صدارت حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر مقامی جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا جس میں علاوہ درویشان کرام کے غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اور جلسہ کی ساری کارروائی کو بغور سنا۔

سب سے پہلے صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں دو قسم کے نظام پائے جاتے ہیں ایک جسمانی اور دوسرا روحانی۔ جس طرح جسمانی نظام میں حکومتوں وغیرہ کے پریذیڈنٹ یا صدر یا بادشاہ وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح روحانی نظام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی۔ رشی۔ منی یا اوتار اور ان کے بعد ان کے خلفاء ہوتے ہیں اور ان کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر ہی انسان کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد جلسہ کی اصل کارروائی کا آغاز ٹھیک آٹھ بجے صبح قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو عزیز نصیر احمد صاحب خادم نے کی۔ پھر عزیز سلطان احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے خلافت سے متعلق ایک نظم پڑھی بعد ازاں مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے "خلافت کا مقام اور اس کی اہمیت"

کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ جس طرح ایک ناکارہ زمین میں زراعت مشکل ہوتی ہے کسان کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس کا عزم صمیم اس کو کامیاب کر دیتا ہے۔ اور شاندار فصل تیار ہو جاتی ہے۔ بعینہٖ نبی کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے وہ جب قوم کے سامنے کلام الٰہی پیش کرتا ہے تو قوم اس کی مخالفت پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت سے انہی لوگوں کی مخالفت آہستہ آہستہ مذائیت سے بدل جاتی ہے۔ اس ضمن میں مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی کئی مثالیں بیان کیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مختلف قسم کے اٹھنے والے بعض فتنوں مثلاً فتنۂ ارتداد فتنہ عدم ادائیگی زکوٰۃ وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے خلیفۂ وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عزم صمیم پر روشنی ڈالی اور بتایا خلفائے راشدین کے زمانہ میں کس طرح اسلام کا ڈنکا دنیا کے کونے کونے میں بجنے لگا۔ تقریر کے اختتام پر مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کے ضمن میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کی طرف سے انکار

خلافت کے خطرناک فتنہ کی تفصیل کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کامیاب مساعی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اسی کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو اس قدر ترقی حاصل ہوئی کہ آج اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

اس کے بعد محترم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین نے

"احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے"

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی چار اغراض بیان ہوئی ہیں۔ تلاوت آیات۔ تزکیہ نفوس۔ تعلیم الکتاب۔ احکام شریعت کے فلسفہ کا بیان۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم سے عملی رنگ میں دور جا پڑے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شریعت اسلامیہ کے قیام کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپ نے فرمایا انبیاء چونکہ انسان ہی ہوتے ہیں اس لئے ان کے بعد ان کے جانشین ان کے کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔ انبیاء تو تخم ریزی کر کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کے لگائے ہوئے پودوں کی آبیاری ان

کے خلفاء کرتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ جماعت ترقی کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ جماعت نے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ خلافت ثانیہ کی برکات کے بیان کے ضمن میں منکرین خلافت کی ناکامی۔ مصری فتنہ کی ناکامی ہجرت کے وقت جماعت کی حفاظت۔ دارالہجرت ربوہ کی آبادی۔ نظام زکوٰۃ۔ نظام بیت المال۔ نظام قضاء۔ جلسہ سالانہ مجلس مشاورت اور ہسپتالوں کے قیام کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور پھر آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت سے اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر چلنے اور خلافت کی اطاعت کرنے پر زور دیا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے

"برکات خلافت"

کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ صرف تیس سال تک جاری رہی۔ اور اس عرصہ میں اسلام کا پرچم دنیا پر لہرانے لگا۔

مرور زمانہ کے بعد جب دنیا اسلامی تعلیم سے دور جا پڑی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی وفات سے چند سال قبل رسالہ الوصیت شائع کر کے جماعت کو اپنے بعد قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دائمی وعدہ کی بشارت دی ہے جو ہمیشہ

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رادھا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ یکم جون ۱۹۶۷ء

خلافت حقہ کے ساتھ تائیدات الٰہیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے کم و بیش دو اڑھائی سال قبل رسالہ الوصیت لکھا جس میں وفات کی خبر دیتے ہوئے بالقاء الٰہی بتایا کہ آپ کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو جسے خدا نے ہمیشہ کے لئے مقدر فرمایا ہے برابر ترقی دیتا چلا جائے گا اور وہ مقاصد پورے ہوں گے جن کے پیش نظر اس مقدس اور برگزیدہ جماعت کو قائم کیا گیا ہے۔

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات صاف کر دی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد جماعت کی قیادت کا کام ایسے مقدس وجودوں کے سپرد کیا جائیگا جو سیدنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ خلفاء راشدین کے طریق پر مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء ہونگے یہی وجہ ہے کہ ۱۹۰۸ء میں جب حضور کی وفات ہوئی ساری جماعت کا جس بات پر اجماع ہوا وہ یہی خلافت کا مسئلہ ہے اس وقت تمام جماعت نے بلا اختلاف جس کے پیچھے دل سے سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حقیقی جانشین اور خلیفہ تسلیم کیا اور سب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

واقعات کی رو سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بیرونجات کی جماعتوں کو جو اطلاع نامہ حضور کی وفات اور آپ کے بعد نظام سلسلہ کے چلائے جانے کے بارہ میں پہلے اخبار الحکم کے ضمیمہ پرچہ جات ۲۸ مئی اور بعد پرچہ ۳۰ مئی کے ضمیمہ کے طور پر نیز پہلے اخبار بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء میں پہلے صفحہ پر بعنوان

"اطلاع از جانب صدر انجمن احمدیہ"

جناب خواجہ کمال الدین صاحب سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا اس میں صاف صاف لکھا کہ

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان اقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی

اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"

اس کے آخر میں لکھا:-

"یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔"

تعجب کا مقام ہے کہ جس امر کو ۱۹۰۸ء میں منجانب وصایا مندرجہ الوصیت "قرار دیا کہ ساری جماعت کو خلیفۃ المسیح کی بیعت کر لینی چاہئیے" بعد میں لطور تعجب پیش کیا جاتا ہے کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد ایک گروہ اس کے بارہ میں نہ صرف شکوک و شبہات میں مبتلا ہو گیا بلکہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت کے انتخاب کے بارہ میں اسلاف کا مخالف ہو گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد انجمن کی جانشینی کا ایک نیا شوشہ چھوڑا۔ حالانکہ اگر فی الواقع انجمن ہی حضور کی جانشین تھی۔ تو اصل موقعہ حضور کی وفات کے معاً بعد کا تھا۔ مگر اس وقت کسی کو یہ نکتہ یاد نہ رہا اور سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ تک نے جو کچھ سمجھا وہ یہی تھا کہ رسالہ الوصیت میں مندرجہ حضور کی وصایا سے یہی مستنبط ہوتا ہے کہ منہاج نبوت کے طریق پر مومنوں کی جماعت اپنے میں سے ایک شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اور جانشین کے طور پر منتخب کر لے۔ یہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت ہے اور اس کی آسمانی تائید تھی جس سے جماعت احمدیہ میں بلا اختلاف خلافت کا قیام عمل میں آیا۔

اس موقعہ کے گذر جانے کے بعد خواہ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں ہی یا خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت بعض لوگوں کا جماعت کی سر سے خلافت سے منکر ہو جانا بموجب آیت قرآنیہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون اپنے آپ کو فاسقین کے زمرہ میں شامل کرنا ہے العیاذ باللہ۔

خلافت اولیٰ کے زمانہ میں خلافت سے سرتابی کرنے والوں کی درپردہ کوششوں اور حضرت خلیفہ اولؓ کی وقتاً فوقتاً ڈانٹ ڈپٹ سے یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے برحق خلیفہ کے سامنے کبھی بھی جرأت کر کے اپنی بات کو صاف صاف بیان کرنے کی ان عنصر کو ہمت نہیں ہوئی جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خدا کی تائید سچے خلیفہ کے شامل حال رہی اور خلافت سے بغاوت کرنے والوں کی دال نہ گل سکی۔

اس کے بعد جب خلافت ثانیہ کے انتخاب کا وقت آیا تو یہ لوگ خوب کھل کھیلے اور نہ صرف یہ کہ جماعت کے دائمی مرکز اور خدا کے رسول کی تخت گاہ قادیان کو چھوڑ کر لاہور میں ان لوگوں نے اپنا اڈا بنا لیا اور منظم طریق پر خلافت حقہ کی مخالفت شروع کر دی۔ مگر خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید ہمیشہ ہی خلیفہ وقت کے شامل حال رہی۔ حضور کی باون سالہ عہد خلافت ہر جہت سے کامیاب ہوا اور سارا نبیوں کا مرتبہ ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آپؓ کے ذریعہ دین اسلام کے روحانی غلبہ کے وہ سامان کئے جن کی مثال نہیں ملتی اور جس شخص کو ان لوگوں نے ناتجربہ کار بچہ قرار دیا خدا تعالیٰ نے اس کو ان پہ غلبہ عطا فرمایا۔

افسوس ان لوگوں نے اپنے ہی آقا کی ایک ضروری وصیت کو نظر انداز کر دیا۔ جو رسالہ الوصیت میں ان الفاظ میں مندرج تھی:-

"یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(حاشیہ ص)

علاوہ ازیں ان لوگوں کی نظر خدا تعالیٰ کی اس بشارت کو سمجھنے اور اس پر کما حقہ غور و فکر کرنے سے قاصر رہی جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف تریاق القلوب میں حضرت ام المومنینؓ کے ساتھ حضور کی اپنی شادی کے سلسلہ میں فرمایا جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"سو چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالیگا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخمریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔" (تریاق القلوب ص۶۴)

اگرچہ خدا کے نوروں سے مراد دین اسلام کی خدمت و اشاعت کے وہ وسیع ذرائع ہیں جن کی تفصیل کی گنجائش نہیں مگر بطور مثال ہم بنیادی امر کے قرآن کریم کے انوار و برکات اور حقائق و معارف کا اس نہج پر بیان کرنا ہے جو زمانہ کے تقاضا کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا جس شاندار طریق سے آپ کے جانشین سیدنا حضرت المصلح الموعود کے ذریعہ ہوا منکرین خلافت پوری جدوجہد کے دعاوی کے باوجود اس کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ یہ لوگ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کو بڑے طمطراق سے پیش کرتے ہیں۔ مگر اس تفسیر کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے اس بارہ میں مولانا دریابادی صاحب کا وہ تبصرہ ہی کافی ہے جسے خود اخبار پیغام صلح نے حال ہی میں شائع کیا اس تبصرہ کے آخر میں مولانا دریابادی صاحب فرماتے ہیں:-

"صفحہ کے دو کالموں میں متن قرآن درج ہے اور بائیں کالم میں آیت کے نمبر ڈال کر اس کا انگریزی میں ترجمہ نیچے کے حصہ تفسیری حواشی درج ہیں "احمدیت" ان حواشی میں زیادہ نہیں جھلکتی "سید احمدیت" اچھی خاصی موجود ہے۔"

(پیغام صلح ۷ مئی ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۱)

یہ ہے وہ سرٹیفکیٹ جو ایک مفسر قرآن کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب کو ملا۔ وہ انوار و برکات جن کی تخمریزی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہوئی ان سے مولوی صاحب نے کس قدر حصہ پایا اس سرٹیفکیٹ سے ظاہر و باہر ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات ثابت ہو گئی کہ مولوی صاحب موصوف کی یہ تفسیر کم سے کم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس منشاء کو ہرگز ہرگز پورا نہیں کر سکتی جس کا ذکر حضور نے اپنی کتاب ازالہ اوہام ص ۳۱۵ میں بالفاظ ذیل فرمایا تھا:-

"میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔"

اس کے برعکس حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریر فرمودہ تفسیر کبیر کی متعدد جلدیں ایک دنیا کے سامنے ہیں ان کا مطالعہ آفتاب آمد دلیل آفتاب کا رنگ رکھتا ہے اور ہر شخص خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ کس قلم سے کلام اللہ کے حقائق و معارف کے موتی دریا بہا رہے۔ کیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاخ اور آپ ہی کے وجود کا حصہ ہونے کا شرف حاصل ہوا اور یہ سب کچھ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت آسمانی سے عمل میں آیا جو ہمیشہ ہمیش سے خدا تعالیٰ کے [illegible]

خطبہ جمعہ

بیت اللہ ایسی آیاتِ بیّنات اور تائیدات سماوی کا منبع ہے جو ہمیشہ زندہ رہیں گی

ایسے نشانات جن کا تعلق ہر قوم اور ہر زمانہ سے ہے صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی دیئے گئے

تعمیر بیت اللہ کی چوتھی۔ پانچویں۔ چھٹی اور ساتویں غرض بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی پوری ہوئی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۲ رمئی ۱۹۶۷ء

مرتبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ساماٹری انچارج سینہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور فاتحہ شریف کے بعد حضور پُرنور نے آیت فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا:۔

میں اپنے خطبات میں ان تیئیس مقاصد کے متعلق بیان کر رہا ہوں جن کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی بنیادوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اٹھوایا تھا۔ اور یہ بتا رہا ہوں کہ کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان اغراض کو پورا کیا گیا۔ تین مقاصد کے متعلق میں اپنے پچھلے خطبات میں اپنے دوستوں کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں۔

چوتھی غرض

تعمیر کعبہ سے یہ تھی یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا چوتھا وعدہ یہ تھا کہ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ میں نے بتایا تھا کہ اس فقرہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ خدا کا یہ گھر ایسی آیات و بیّنات اور ایسے نشانات اور تائیدات سماوی کا منبع بنے گا جو ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گی یعنی اس تعمیر سے ایسی امت مسلمہ کا قیام مدِ نظر تھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نشان قیامت تک دنیا پر ظاہر ہوتے رہیں۔

قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ صرف اس کی اتباع کے نتیجہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس کی برکتوں سے حصہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا رہے گا۔

"آیات بیّنات" پہلے انبیاء کو بھی دیئے گئے تھے لیکن وہ ایسی آیات بیّنات تھیں جن کا تعلق صرف ان کی قوم اور زمانہ سے تھا۔ تمام بنی نوع انسان سے ان کا تعلق نہ تھا اور ہر زمانہ سے ان کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ لیکن ان آیات میں تو مضمون ہی یہ بیان ہوا ہے کہ یہ وہ مقاصد ہیں جن کا تعلق تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہے۔ ہر قوم اور ہر زمانہ کے ساتھ ہے اسی لئے اس مضمون کی ابتداء ہی اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ میں لِلنَّاس کے ساتھ کی گئی ہے۔

تو اگرچہ

آیات بیّنات پہلی امتوں کو بھی دیئے گئے

لیکن ایسی آیات بیّنات جن کا تعلق ہر قوم اور ہر زمانہ سے تھا وہ صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ (سورۃ عنکبوت آیت ۴۹) اس آیہ کریمہ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جنہیں کامل علم اور کامل معرفت عطا ہوتی رہے گی اور اس کامل معرفت کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں اپنے رب کے لئے کامل خوف بھی پایا جائے گا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کے دلوں میں اپنے رب کے لئے کامل محبت پیدا کی جائے گی۔ اور وہ اپنے رب کی قدر کرنے والے ہوں گے تو ایسے لوگ چونکہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ اس لئے وہ آیات بیّنات جن کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم مجسم ہے۔ آیات بیّنات سے وہ ان کے سینوں سے نکلتے رہیں گے۔ اور اس روشنی سے دنیا ہمیشہ منور ہوتی رہے گی لیکن کچھ لوگ اُمتِ مسلمہ میں ایسے بھی پیدا ہوں گے جو ظالم ہوں گے اور قرآن کریم کے نزول کے ان دروازوں کو اپنے پر بند کرنے والے ہوں گے ایسے لوگوں کے ذریعہ سے بے شک اللہ تعالیٰ کی آیات بیّنات ظاہر نہیں ہوں گی لیکن اُوْتُوا الْعِلْم یعنی وہ لوگ جنہیں کامل علم عطا کیا جائے گا۔ وہ ہمیشہ امت مسلمہ میں پیدا ہوتے رہیں گے اور آیات بیّنات کا دروازہ قیامت تک امت مسلمہ پر کھلا رہے گا۔

یہ صرف ایک دعویٰ ہی نہیں

بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچائی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے زمین اور آسمان اور ہر زمانہ کو نشانوں سے بھر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دوسری علامت سچے مذہب کی یہ ہے کہ مردہ مذہب نہ ہو بلکہ جن برکتوں اور عظمتوں کی ابتداء میں اس میں تخم ریزی کی گئی تھی وہ تمام برکتیں اور عظمتیں نوع انسان کی بھلائی کے لئے اس میں آخر دنیا تک موجود رہیں تا موجودہ نشانات گزشتہ نشانات کے لئے مصدق ہو کر اس سچائی کے نور کو قصہ کے رنگ میں نہ ہونے

دیں۔ سو میں ایک مدت دراز سے لکھ رہا ہوں کہ جس نبوت کا ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا تھا اور جو دلائل آسمانی نشانوں کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کئے تھے۔ وہ اب تک موجود ہیں اور پیروی کرنے والوں کو ملتے ہیں تا وہ معرفت کے مقام تک پہنچ جائیں اور زندہ خدا کو براہ راست دیکھ لیں۔"
(تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۱۵ و ۱۳)

اسی طرح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"تصدیق النبی" میں فرماتے ہیں:۔

"چوتھا معجزہ قرآن شریف کا اس کی روحانی تاثیرات ہیں جو ہمیشہ اس میں محفوظ چلی آتی ہیں یعنی یہ کہ اس کی پیروی کرنے والے قبولیت الٰہی کے مراتب کو پہنچتے ہیں اور مکالمات الٰہیہ سے مشرف کئے جاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سنتا اور انہیں محبت اور رحمت کی راہ سے جواب دیتا ہے اور بعض اسرار غیبیہ پر نبیوں کی طرح ان کو مطلع فرماتا ہے اور اپنی تائید و نصرت کے نشانوں سے دوسری مخلوقات سے انہیں ممتاز کرتا ہے یہ بھی ایسا نشان ہے جو قیامت تک امت محمدیہ میں قائم رہے گا اور ہمیشہ ظاہر ہوتا چلا آیا ہے اور اب بھی موجود اور متحقق الوجود ہے۔"
(تصدیق النبی ص ۲۳)

اسی طرح "کتاب البریہ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس قدر اسلام میں اسلام کی تائید میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی میں آسمانی نشان بذریعہ اس امت کے اولیاء کے ظاہر ہوتے اور ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر دوسرے مذاہب میں ہرگز نہیں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی ترقی آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور اس کے بے شمار انوار

برکت نے خدا تعالیٰ کو قریب کر کے دکھا دیا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ اسلام اپنے آسمانی نشانوں کی وجہ سے کسی زمانہ کے آگے شرمندہ نہیں ہے۔" (کتاب البریہ ص۹۱)

اس کے بعد اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا وجود دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں کی تعداد میں ان آیات بینات کو ظاہر فرمایا ہے اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود

آپ کی زندگی کا ہر لمحہ اسلام کی صداقت پر ایک زندہ گواہ تھا۔ تازہ بتازہ نشان آسمان سے بارش کی طرح اتر رہے تھے اور وہ بند دروازہ جس پر تعصب کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ان نشانوں کے دیکھنے سے ختم ہو رہا تھا۔ ذرا سی عقل رکھنے والا، سمجھ رکھنے والا جو بے تعصب تھا۔ وہ ان نشانات سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان آیات بینات کا سلسلہ ختم نہیں ہو گیا بلکہ اسیار دین کے نتیجہ میں ایک تاریکی اسلام کے اندر پیدا ہوئی اور وہ دروازہ جو بعض لوگوں نے اپنی جہالت کی وجہ سے اپنے پر بند کر دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ثابت کیا کہ وہ کھلا ہے بند نہیں ہے۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ نشانوں کا یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی ان لوگوں کی تھی۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے "واوتوا العلم" آیہ مذکورہ میں بیان کیا ہے یہی حال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا تھا۔ سینکڑوں اور ہزاروں نشانات دنیا نے آپ کے ذریعہ دیکھے۔ اور

اب بھی یہ دروازہ بند نہیں ہے

ابھی چند دن کی بات ہے۔ نماز تہجد سے قبل میں استغفار میں مشغول تھا۔ ایک خوف سا مجھ پر طاری تھا اور میں اپنے وجود سے اس کی مغفرت کا طالب ہو رہا تھا۔ اس وقت اچانک میں نے محسوس کیا کہ ایک غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔ اور میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے "قتیل احمد دین" پھر ایک جھٹکے کے ساتھ جس نے میرے سارے جسم کو ہلا دیا۔ میں پھر بیداری کے عالم میں آگیا۔ اور

اس کی تفہیم مجھے یہ ہوئی

کہ موجودہ سلسلہ خطبات کے ذریعہ جو پروگرام جماعت کے سامنے رکھنے والا ہوں اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ دین اسلام کو قائم کرے گا۔ اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ۔

غرض اور وہ نشانات ہیں جن کا سلسلہ خلافت مسیح محمدی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہئیے کہ چونکہ خلیفہ راشد فنا کے اور نیستی کے مقام پر ہوتا ہے اس لئے عام طور پر وہ ایسی باتوں کا اظہار نہیں کیا کرتا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کے اظہار کی باتیں ہوتی ہیں۔ سوائے ایسی باتوں کے جن کا تعلق سلسلہ کے ساتھ ہو اور جن کا بتایا جانا ضروری ہو۔ بلکہ اپنے تجربہ کی بناء پر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ خلفاء راشدین کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ منع کرتا رہا ہے کہ

اپنے مقام قرب کا کھل کر اظہار نہ کیا کریں

اور اپنے ذاتی تجربہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان اور تاریخی گواہیوں کے پیش نظر میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ تاریخ نے خلفاء راشدین سابقین کی جو "آیات بینات" محفوظ کی ہیں۔ میرے خیال میں پانچ دس سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نشانات بیان نہیں کئے گئے جو پیشگوئیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئیں یا جو بشارتیں آپ کو دی گئیں ان میں سے چند ایک تاریخ میں محفوظ ہیں۔ زیادہ نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہزارہا پیشگوئیاں اور مکالمے مخاطبے ان بزرگ خلفاء راشدین سے ہوئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان تو حق اور صداقت ہے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن تاریخ خاموش ہے نتیجہ یہ نکالنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ ان باتوں کا پبلک میں اظہار نہیں کرتے تھے سوائے ضرورت کے وقت کے سوائے ان باتوں کے جن کا سلسلہ کے نظام سے تعلق ہو۔ اور ان کا بتایا جانا ضروری ہو۔ مثلاً ایک وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جب جماعت کے خلاف بہت فتنہ و فساد تھا فرمایا تھا کہ جن باتوں کا مجھے علم ہے اگر میں تمہیں بتا دوں تو تمہارا زندہ رہنا ہی مشکل ہو جائے گا (الفاظ مجھے یاد نہیں مفہوم اسی قسم کا تھا)

میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس "آیات بینات" کا جو وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وعدے کو پورا کرنے والے ہیں اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں دنیا نے اللہ تعالیٰ کے لاکھوں نشانات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے ذریعہ سے بھی اور دوسرے جو بزرگ جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نشان ظاہر کرتا رہتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کے طفیل آپ کے ماننے والوں پر یہ حقیقت بھی وضاحت کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ

اس قسم کی باتیں عام طور پر ظاہر نہیں کرنی چاہئیں

کیونکہ اس کے نتیجہ میں انانیت پیدا ہوتی ہے اور بعض دفعہ یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا انسان مول لینے والا نہ ہو جائے۔

غرض قرآن کریم سے نیز جو نمونہ اولیاء امت کا تاریخ میں محفوظ ہے اور جو سلوک نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عشاق اور اپنی رضا کی راہوں میں فدا ہونے والوں سے اللہ تعالیٰ کرتا رہا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اور اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ تمام اقوام میں ہر زمانہ میں آیات بینات موجود ہیں اور ان کا تعلق صرف مسلمانوں سے ہے دوسرے مذاہب نہ ایسا دعوےٰ کر سکتے ہیں اور نہ اسے ثابت کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

پانچویں غرض

تعمیر کعبہ سے یہ بتائی گئی تھی۔ مقام ابراہیم اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اس ابراہیمی مقام کے ذریعہ سے عشاق الٰہی کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جاتی رہے گی جو تمام دنیوی علائق سے منہ موڑ کر خدا کی رضا پر اپنی تمام خواہشات کو قربان کر کے اس مقام فنا کو حاصل کرنے والی ہو گی۔ سو یہ جانئے کہ آیات بینات کے نتیجہ میں ہی مقام ابراہیم کا حصول ممکن ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ یہ آیات بینات اور "مقام ابراہیم" کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے تو چونکہ امت محمدیہ میں آیات بینات کا ایک سمندر ہمیشہ موجزن رہتا ہے اس لئے امت محمدیہ میں ممکن ہو گیا ہزاروں لاکھوں ایسے بزرگوں کا پایا جانا جو مقام ابراہیم کو حاصل کرنے والے ہوں۔ دراصل مقام ابراہیم مقام محمدیت کا ظل ہے۔ عین اس مقام تک پہنچ جانا جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے یہ تو ممکن نہیں لیکن اس کے بعد دوسرا مقام جو ہے وہ مقام ابراہیم ہے۔ ایک ظل کی شکل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان آیات بینات سے حصہ لیا ہے۔ قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میرے ماننے والوں میں ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوں گے جو فنا کے اس مقام کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ یہ مقام فنا کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ایک مقام محبت ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف نے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور ان کے رگ و ریشہ میں اس قدر محبت الٰہی تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوب حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار ان کے دل میں جوش مارتا ہے اور خارق عادت اُنس اور شوق ان کے قلوب صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے جو غیر سے بکلی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے۔ اور آتش عشق الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقات خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے ...... اور سب سے بڑھ کر ان کے صدق قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب حقیقی کو ہر یک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں اور اگر آلام اس کی طرف سے پہنچیں تو محبت ذاتی کے غلبہ سے برنگ انعام ان کو مشاہدہ کرتے ہیں اور عذاب کو شربت عذب کی طرح سمجھتے ہیں کسی تلوار کی تیز دھار ان میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی اور کوئی بلیہ عظمیٰ ان کو اپنے اس پیارے کی یاد داشت سے روک نہیں سکتی اسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اسی کی محبت میں لذت پاتے ہیں اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اسی کو۔ اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اسی کے لئے جیتے ہیں اور اسی کے لئے

مرتے ہیں۔ عالم بیا رہ کر پھر بے عالم ہیا اور با خود ہو کر پھر بے خود ہیں نہ عزت سے کام رکھتے ہیں نہ نام سے نہ اپنی جان سے نہ اپنے آرام سے بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھو بیٹھے ہیں۔ اور ایک کو پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔ لایدرک آتش سے جلتے جاتے ہیں اور کچھ بیان نہیں کر سکتے کہ کیوں جلتے ہیں۔ اور تفہیم و تفہم سے صم بکم ہوتے ہیں اور ہر ایک مصیبت اور ہر ایک رسوائی کے سہنے کو تیار رہتے ہیں اور اس سے لذت پاتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳۔۵۱۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

اس مقدس جماعت کا نقشہ

یوں کھینچا اور بیان فرمایا ہے کہ ابراہیمی وعدہ کے مطابق اور ان بشارتوں کے مطابق جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دی تھیں یہ

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے ...... اور ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھ دی جاتی ہے اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور اور بلند تر ہیں۔"

یہ وہ مقام ابراہیم ہے جس کا وعدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا اس کی بشارت اپنے رب کی طرف سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پائی۔ اور خدا تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے اس نے اپنے اس وعدے کو سچا ثابت کر دکھایا اور امت مسلمہ میں لاکھوں وجود ایسے پیدا کئے جو مقام ابراہیم تک پہنچنے والے تھے۔

یہ تھا وہ وعدہ

جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا گیا تھا وہ ان آیات کے اس ٹکڑے میں بیان ہوا ہے۔ "ومن دخله كان آمنا" میں نے بتایا تھا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو بیت اللہ میں داخل ہوگا یعنے ان عبادات کو بجا لائے گا جن کا تعلق خدا تعالیٰ کے اس گھر سے ہے۔ دنیا اور آخرت کے جہنم سے خدا کی پناہ میں آ جائے گا اور اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں۔ اور نار جہنم سے وہ محفوظ ہو جائے گا (ومن دخله كان آمنا جو اس گھر میں داخل ہوگا اس آگ سے محفوظ ہو جائے گا جو خدا تعالیٰ نے منکروں کے لئے بھڑکا رکھی ہے) چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نمل میں فرماتا ہے وهم من فزع يومئذ آمنون۔ (آیت ۹۰) یعنے اسلامی ہدایت کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والوں کو اللہ تعالیٰ بہتر اور احسن بدلہ دے گا اور نفخ صور کی گھڑی میں ایسے لوگ خوف جہنم سے محفوظ رہیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کو یہ بشارت دے گا کہ تمہیں نار جہنم کی طرف نہیں لے جایا جائے گا بلکہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ اس واسطے کسی قسم کا خوف نہ کرو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ان المتقين في جنات و عيون ادخلوها بسلام آمنين۔ متقی لوگ یقیناً باغوں اور چشموں والے مقام میں داخل ہوں گے انہیں کہا جائے گا کہ تم سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر ان میں داخل ہو جاؤ۔ تو یہ امن ہے جو قرآن کریم کے ذریعہ سے اس کے کامل متبعین کو ملتا ہے۔

فرمایا تھا "من دخله كان آمنا" یعنی یہی الفاظ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے اور فرمایا کہ ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله آمنين کہ تم مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے اور وہ وعدہ پورا ہوا۔

ایک تو اس کی ظاہری تفسیر ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے سامان پیدا کئے اور بغیر جنگ کے کفار مکہ نے جنہوں نے اپنی ساری عمریں اسلام کو مٹانے کے لئے صرف کر دی تھیں ہتھیار ڈال دیئے اور فرشتوں نے جن کا آسمان سے نزول ہوا ان کے دلوں میں اس قدر خوف پیدا کر دیا کہ لڑائی کی ان کو ہمت ہی نہ پڑی۔

لیکن اس کے دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ تم ہی وہ امت ہو جو اس وعدہ کو پورا کرنے والی ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ان الفاظ میں کیا گیا تھا کہ من دخله كان آمنا جو اس میں داخل ہوگا وہ امن میں چلا جائے گا تمہارے ذریعہ سے وہ وعدہ پورا ہوا ہے میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ یہ تمام وعدے وہ ہیں جن کا تعلق تمام بنی نوع انسان سے ہے۔ ہر قوم اور ہر زمانہ کے ساتھ کسی خاص قوم یا کسی خاص زمانہ کے ساتھ یہ مخصوص نہیں ہیں۔

تو من دخله كان آمنا کے معنے یہ ہوئے کہ خواہ دنیا کی کسی قوم سے ہی تعلق نہ رکھتا ہو یا کسی زمانہ میں ہی وہ پیدا کیوں نہ ہو جو شخص بھی مناسک حج ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کرے گا وہ نار جہنم سے محفوظ ہو جائے گا۔ چنانچہ حدیث میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من حج فلم يرفث ولم يفسق غفر له ما تقدم من ذنبه (یاد رکھیں کہ رفث اور رفث الی کے معنی فحش اور تفسیق دونوں طرح عربی زبان میں یہ الفاظ بولے جاتے ہیں) کہ جو شخص گندی اور فحش باتوں سے پرہیز کرتے ہوئے جو شخص حج کرے اور مناسک حج ادا کرتے ہوئے فحش کلامی سے بچتا رہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اندر دل اس قدر پاکیزہ ہو کہ فحش بات اس کی زبان پر آ ہی نہ سکتی ہو یہ مطلب نہیں کہ وہ باقی گیارہ ماہ بچھو دن تو ہر قسم کی فحش کلامی کرتا رہے صرف ان دنوں رفث سے بچے۔ بلکہ

مطلب یہ ہے

کہ جس کا اندر دل اتنا پاک ہو چکا ہو اور گندگی اس کے سینہ سے اتنی دور ہو چکی ہو کہ فحش بات گندی بات اس کے منہ پر آ ہی نہ سکے۔ اور جو حق اور اصلاح کے طریق سے خروج نہ کرے یعنی شرعی حدود سے باہر نہ ہو ان کی پابندی کرنے والا ہو اور اطاعت کا حق ادا کرنے والا ہو۔ تو جو شخص اس خاص نیت کے ساتھ اور ان خالص اعمال کے ساتھ اور ان پاکیزہ آداب کے ساتھ حج بیت اللہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو گئے وہ یقیناً نار جہنم سے بچا لیا گیا

ایک اور طرح بھی انسان اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی نار جہنم سے بچ جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ "من دخله" جو مقام ابراہیم میں داخل ہو گا "كان آمنا" اللہ تعالیٰ کی امان میں اور امن میں آ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

"خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں ..... مگر ان کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اُس کے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں اور اس کے آستانہ پر گر پڑتے ہیں اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متولی اور متعہد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آ سکتا ان کی مدد کرتا ہے۔ اور اس کی فوجیں اس کی حمایت کے لئے آتی ہیں کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے؟ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے۔ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰۵)

یہ وہ امن ہے

جو اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو اپنے پر ایک موت وارد کر کے ہستی کا لبادہ اُتار دیتا اور مقام ابراہیم میں داخل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی فوجیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور اس کو ہر قسم کے عذابوں سے محفوظ کر لیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر دو آگوں کو مقدر کر رکھا ہے۔ ایک تو محبت کے وہ بندے ہیں جو محبت کی آگ میں جل کر فنا کا مقام حاصل کرتے ہیں تب دوسری آگ سے تو وہ دور ہی رہتے ہیں

بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ایک وہ ان کے بندے ہیں جو اس کی محبت کا خیال نہیں رکھتے جو اسکے پیار پر شکر نہیں کرتے وہ بندے نہیں۔ جو اس کی رحمتوں پر کفر کر رہے ہیں جو اس سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے پیار کرنے کی بجائے دنیا سے پیار کرتے ہیں وہ اسے محبوب بنانے کی بجائے دنیا کے علائق کو اور دنیا کے رشتوں کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر خدا کی حفاظت نازل نہیں ہوتی اور نہ ان کی فوجیں نازل ہو کر ان کو امن دیتی ہیں بلکہ دوزخ کے دروازے ان لوگوں پر کھولے جاتے ہیں اور نار جہنم ان کا ٹھکانا ہوتا ہے۔

پس خدا کے بندوں پر دو آگیں وارد نہیں ہوتیں۔ اب یہ ان کی مرضی ہے کہ محبت کی آگ کو پسند کریں اور گندگی کو جلا کر خاک کر دیں اپنے نفس کو بھی اور اپنی خواہشات کو بھی اپنے وجود کو بھی اپنی ساری محبتوں کو بھی اپنے سارے رشتوں کو بھی اپنے تعلقوں کو بھی۔ اور یا وہ خدا کی محبت پر دنیا کی محبت کو ترجیح دیں اور اپنے ہاتھ سے جہنم کے دروازے کھولیں

ساتواں وعدہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ کہا گیا تھا کہ صرف تیری نسل پر ہی یہ حج فرض نہ رہے گا بلکہ ایک ایسا نبی یہاں مبعوث کیا جائے گا جس کی شریعت عالمگیر ہوگی۔ اور اس شریعت کے نزول کے بعد اقوام عالم پر حج کو فرض کر دیا جائے گا۔ اور اسی طرح اس خانہ خدا کو مرجع خلائق اور مرجع عالم بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم کی بعثت سے پہلے یہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور قرآنی شریعت آپ پر نازل ہوئی۔ تب اس شریعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان پر حج کو فرض کر دیا چنانچہ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ کہ اے بنی نوع انسان تم یاد رکھو کہ حج کے مہینے سب کے جانے پہچانے ہیں۔ پس جو شخص حج کو اپنے پر فرض سمجھتے ہوئے

حج کرنے کا پختہ ارادہ

کرے وہ حج کے ایام میں (جیسا کہ دوسرے دنوں میں) کوئی شہوت کی بات یا کوئی نافرمانی کی بات یا کسی قسم کے جھگڑے کی بات نہ کرے یہ اس کے لئے جائز نہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا کہ جو کام بھی تم کرو گے اللہ ضرور اس کی قدر کو پہچان لے گا۔ وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ تمہارا تعلق سفید نسل سے ہے یا تمہارا تعلق سیاہ نسل سے ہے بلکہ خواہ تم کسی بھی قوم کے فرد کیوں نہ ہو کسی بھی خطۂ زمین کے رہنے والے کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حج کو خدا کے کہنے کے مطابق اپنے لئے ضروری عبادت سمجھو گے اور جب وہ شرائط تمہارے حق میں پوری ہو جائیں گی جن کا تعلق حج کرنے کے ساتھ ہے اور اس فریضہ کو فریضہ جانتے ہوئے تم حج کرو گے اور حج کے دوران بھی ان تمام ہدایتوں کا پاس کرو گے جو ہدایتیں اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں تمہیں دی ہیں۔ تو پھر اسے تمام بنی نوع انسان! یہ سن لو کہ نیکی کا جو کام بھی تم کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تمہاری قدر قائم ہو جائے گی۔ وہ تمہاری نیکی کو پہچاننے کا کوئی چیز اس کی نظر سے غائب نہیں ہے اور اس قدر کے نتیجہ میں اس کی بے شمار نعمتوں کے تم وارث ہو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج بیت اللہ صرف ظاہری مناسک حج کا ہی نام نہیں بلکہ

ہر عبادتِ اسلامی کے پیچھے اس کی ایک روح ہے

ظاہری عبادت جسم کا رنگ رکھتی ہے۔ اس کے پیچھے ایک روح ہے جو شخص روح کا خیال نہ رکھے اور صرف جسم پر فریفتہ ہو وہ ایک مردہ کی پرستش کرنے والا ہے۔ اس کو ان عبادات کا جن کی روح کا خیال نہیں رکھا گیا۔ کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کے رب کا وہی سلوک ہوگا جو ایک مردہ پرست کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج کے متعلق فرمایا ہے۔

"اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاع نفس کرکے تعشق باللہ اور محبت الٰہی میں غرق ہو جائے۔ عاشق اور محب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے۔ ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کرکے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔

طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے

عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں۔ گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔

(ملفوظات الحقائق ص۱۶۷)

تو یہ آسمانی حج ہے۔ جب تک کوئی شخص اس بیت اللہ کا حج نہیں کرتا زمین سا حج بھی اسکو نسبت حاصل نہیں کرتا تو حج کرنے والوں، حج کی نیت رکھنے والوں کو یہ نکتہ بھولنا نہیں چاہیئے۔ ظاہری عبادتیں جو ہیں وہ ہم نے کر لیں اور جو باطنی عبادت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا حکم صادر ہوتا ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ قبول ہوئے یا نہیں ہوئے تو ان ظاہری عبادت کے بعد کسی قسم کا فخر اور عجب اور خودی اور انانیت کیوں پیدا ہو۔ اس سے تو اور بھی دوری اپنے رب سے پیدا ہو جاتی ہے شکر کا مقام ہو اور حمد کے گیت گائے جائیں۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ بھی اس طرح جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جس وقت خدا کا ایک پیارا بندہ اپنے رب کی عبادت میں معروف ہوتا ہے اور عاجزی اور انکسار اور گریہ وزاری کے ساتھ سجدہ ریز ہوتا ہے۔ اگر اس وقت کوئی دوسرا شخص اسے دیکھ لے تو اپنے دل میں اسے اتنی ہی شرمندگی محسوس ہوتی ہے جس طرح اس شخص کو شرمندگی محسوس ہوتی ہے جو دنیا کے تعلقات میں محو ہو۔ اور کوئی شخص آ کے اس کو دیکھے۔

پس یہ پیار کی باتیں ظاہر کرنے والی نہیں ہوتیں۔ محبت کی یہ باتیں تو

بندے اور رب کے درمیان ایک راز

ہوتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ دنیا ان سے واقف نہیں کیونکہ وہ دنیا سے دور ہیں اور دنیا سے بلند ہیں۔ لیکن جو شخص خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کے قریب آنا چاہتا ہے اور رفعتوں اور بلندیوں کو چھوڑ کر خلود الی الارض کرتا ہے تا اُسے دنیا بھی شناخت کیا جائے اور اس کی تعریف کی جائے تو دنیا کے تو وہ قریب آ گیا مگر خدا تعالیٰ سے وہ دور ہو گیا اور بلندیوں اور روحانی رفعتوں سے وہ پاتھ دھو بیٹھا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک شخص کو ہم میں سے اس سے محفوظ رکھے اور جیسا کہ اس نے حضرت ابراہیم کو اپنے وعدے دیئے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کیلئے بشارتیں دیں ان بشارتوں کے موافق لاکھوں مقدس جو پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور آئندہ ہونگے ان مقدسوں کے گروہ میں ہمیں شامل کرے اور شامل رکھے ہم دنیا کی تعریف نہیں ہو جاتے لیکن خدا ایسے سامان پیدا کر دے کہ وہ ہمارے دل کی کسی نیکی کی خواہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہی کیوں نہ ہو شناخت کرنے لگے اور اس رائی کے دانہ کے برابر نیکی کا بدلہ پیار و محبت دے۔ اور ہم سے راضی ہو جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو؟

ولادت۔ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲ مارچ ۱۹۷۶ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچہ کا نام عبدالقدوس تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور بلند اقبال والا خادم دین بنائے۔ خاکسار دعاگو ایم عبدالسلام مبلغ سلسلہ مقیم مرکزہ میسور اسٹیٹ۔

نماز جنازہ غائب

قادیان ۲۶/۲ مئی۔ آج بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مندرجہ ذیل مرحومین کی ان کے لواحقین کی درخواست پر نماز جنازہ غائب ادا کی:-

۱۔ محترمہ والدہ صاحبہ عبدالحی صاحب سابق درویش از لنڈن۔

۲۔ محترمہ والدہ صاحبہ عبدالحفیظ صاحب دیرہ والی از ربوہ

۳۔ شاہد احمد پسر ڈاکٹر محمد طفیل صاحب بعمر ۱۶ سال از لائلپور۔

۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمد طفیل صاحب گلبرگ لاہور (خوشدامنہ محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قادیان)

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

قادیان میں تربیتی کارگذاری کی ایک جھلک

اطفال الاحمدیہ کا تقریری مقابلہ ۔ اسپین میں تبلیغ اسلام

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائد مجلس خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تبلیغ قادیان

اطفال الاحمدیہ قادیان میں دینی معلومات کی دلچسپی اور تقریر کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے ایک انعامی تقریری مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس انعامی مقابلہ کے لئے تین عنوان تجویز کئے گئے تھے۔ یعنی (۱) سیرت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیرت مسیح موعودؑ (۳) اسلام کی خوبیاں۔ ان تینوں عنوانات کا اعلان مقابلہ سے ایک ماہ پہلے کر دیا گیا تھا تاکہ اطفال احمدیہ اچھی طرح تیاری کر سکیں۔

انعامی تقریری مقابلہ چنانچہ حسب اعلان مورخہ ۱۰ رمئی ۱۹۶۰ء بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں یہ تقریری مقابلہ تقریباً سوا نو بجے شب شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بہار فرما رہے تھے۔ علاوہ ازیں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال۔ محترم چودھری عبد القدیر صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ اور محترم عبد الماجد صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکول قادیان ہر سہ حضرات نے خاکسار کی درخواست پر جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ جزاہم اللہ۔

اس اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی جو عزیز عبد الوحید صاحب نے کی اور نظم عزیز ظہیر احمد صاحب خادم نے پڑھی جس کے بعد خاکسار نے مختصر پیرایہ میں اطفال الاحمدیہ اور ان کے والدین ہر دو کی بالمقابل ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کی اپیل کی کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس قائم کردہ تنظیم کے مطابق اگر ہم ایک دوسرے سے متعلق ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جائیں تو آئندہ بھی ہماری نسلوں میں وہی سپرٹ قائم رہ سکتی ہے جو اسلام اور احمدیت ہم میں پیدا کرنا چاہتی ہے۔

اس مختصر تمہیدی تقریر کے بعد اطفال الاحمدیہ صدر صاحب کے اعلان کے مطابق باری باری تقریر کے لئے سٹیج پر آتے گئے۔ اس مقابلہ میں حصہ لینے والے کل اٹھارہ اطفال تھے۔ تقریر کے لئے وقت پانچ سے کر سات منٹ تک مقرر تھا۔ اطفال بڑے بے جھجک اور جرأت سے تقریریں کرتے رہے جس سے ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ مزید اسی رنگ میں اگر مناسب کوشش سے ان کی طرف توجہ کی گئی تو مستقبل میں ہمیں اچھے مقرر مل سکیں گے۔

چنانچہ اس انعامی تقریری مقابلہ میں عزیز ظہیر احمد صاحب خادم اول قرار پائے اور میر داؤد احمد صاحب ناصر آبادی دوم اور سعادت احمد صاحب و عبد الرشید صاحب بالترتیب سوم اور چہارم۔

صدر جلسہ کی تقریر اطفال کی تقاریر کے بعد قبل اس کے کہ نتائج مرتب کر کے سنا دیئے جائیں محترم صدر جلسہ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کی یہ پیاری پیاری تقاریر سن کر ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اسم بامسمیٰ تھے کیونکہ آپ نے جماعتی تربیت کے لئے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مستقل شعبے مقرر فرمائے۔ اور اسی تنظیم کا نتیجہ ہے کہ ہمارے یہ نونہال بے جھجک سٹیج پر آ کر تقریر کرتے رہے جبکہ بہت سے بڑی عمر والے بھی ایسے ہوتے ہیں کہ سٹیج پر آنا ان کے لئے ایک کٹھن مسئلہ ہوتا ہے پس جماعت کے اندر ہر شعبہ میں اس قسم کی روح کا قائم کر دینا دراصل مصلح موعود کا ایک نشان ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات پر دلالت کرتا ہے۔ فاضل مقرر نے تقاریر سے متعلق ہدایات بیان کرتے ہوئے مختلف تمثیلوں سے دلچسپ پیرایہ میں وضاحت کی اور آخر میں فرمایا کہ دراصل یہ تمام برکات ہمیں خلافت سے مل رہی ہیں اور خلافت کا مسئلہ ہمارے لئے بنیادی اور مرکزی مسئلہ ہے۔

تقسیم انعامات انعامات کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے بجٹ میں سے مبلغ دس روپے لئے گئے تھے جن سے کاپیاں، دو کتابیں (احمدیت کی مختصر تاریخ اور راہ ایمان) نیز قلم وغیرہ اشیاء خریدی گئیں۔ علاوہ ازیں بعض مقامی دوستوں نے نقدی کی صورت میں اطفال کو انعام دیئے۔ چنانچہ محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے چار انعامات کے علاوہ اطفال کے لئے مبلغ چھ روپے عطا فرمائے کہ چھ بچوں کو دیئے جائیں۔ اسی طرح مکرم چوہدری فیض احمد صاحب و مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر و مکرم حکیم محمد سعید صاحب و گیانی عبد اللطیف صاحب و بشیر احمد صاحب حنا۔ آؤ نے علی الترتیب دو دو، چار، دو اور ایک ایک روپیہ دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

صدر جلسہ کی تقریر کے بعد محترم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز نے اول، دوم، سوم آنے والوں اور اسی طرح ان کے بعد درجات حاصل کرنے والے اطفال کے نام پڑھ کر سنائے جس کے ساتھ بعد انعامات بھی اسی مجلس میں محترم عاجز صاحب ہی نے تقسیم فرمائے۔ اور حاضرین کو اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی کہ اطفال کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر عائد ہوتی ہے جب دنیوی اعتبار سے وہ اپنے بچوں کا ہر طرح خیال رکھتے ہیں تو اس سے کہیں بڑھ کر انہیں روحانی اعتبار سے بھی تربیت باقاعدہ کرنے کی ضرورت ہے

اس اجلاس کی کارروائی رات ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی احباب نے بڑی دلچسپی کے ساتھ اس پوری کارروائی کو سنا اور محظوظ ہوئے اور پھر دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

—— ✻ —— ✻ ——

اسپین میں تبلیغ اسلام مورخہ ۱۲ رمئی کو محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ اسپین قادیان تشریف لائے۔ آپ کو اسپین میں رہتے ہوئے بائیس سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے اور قادیان آپ چودہ سال کے بعد وارد ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر وکیل انجمن احمدیہ قادیان نے آپ کی تبلیغی مساعی اور اسپین کے حالات سے مستفید ہونے کے لئے مورخہ ۱۴ رمئی کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں محترم جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس کا اہتمام کیا۔ عزیز محمد انعام ذاکر نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور مکرم محمد انعام صاحب غوری نے نظم پڑھی بعد ازیں مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے احباب قادیان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکز میں آپ لوگوں سے مل کر مجھے دلی فرحت حاصل ہوئی ہے۔ آپ لوگ اپنی قدر نہیں جانتے لیکن خدا تعالیٰ آپ کی قدر جانتا ہے۔

مولانا موصوف نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دعویٰ کے زمانہ مکہ کی تکالیف ہجرت مدینہ اور بعد کا اسلامی فتوحات کا ذکر کرتے ہوئے بتلایا کہ ۷۱۱ء میں طارق بن زیاد نے اسپین کو اس حالت میں فتح کیا تھا کہ آپ کے ساتھ صرف سات ہزار سپاہی تھے اور مقابلہ پر ایک لاکھ فوج سے تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ کامیاب ہوئے۔ اور اسپین کے دار الخلافہ طلیطلہ پر اپریل میں قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ یہاں اسلام ترقی کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ خلیفہ عبد الرحمٰن الثالث کے زمانہ میں اسپین علوم و فنون کا گہوارہ بن گیا۔ اور مسلمانوں کے بہت سے مشاہیر عالم شمار یہاں پیدا ہوئے جو مختلف فنون کے ماہر تھے۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی۔ ابن خلدون۔ ابن رشد اور ابن طفیل وغیرہ مشہور علماء و دانشمند اسپین ہی کے تھے۔ فاضل مقرر نے حالات کو تفصیلاً بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ ۱۴۹۲ء میں اسپین کی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھوں سے جاتی رہی۔ اور اس موقعہ پر عیسائیوں نے بدترین اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ یہاں ہزاروں مساجد کلیسیں جنہیں ویران کر دیا گیا۔ کئی مسلمانوں کو جلایا گیا۔ بلندی سے گرا کر شہید کیا گیا۔ اور ہزاروں کو سخت ایذائیں دے دے کر مارا گیا۔ اور اسلام اور مسلمانوں سے متعلق چھ لاکھ کتب نذر آتش کر دی گئیں۔

بیان جاری رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے فرمایا کہ میں ۱۹۴۶ء میں یورپ گیا تھا۔ اسپین میں مذہبی تبلیغ خصوصاً اسلام کی تبلیغ پر پابندی ہے مگر اب یہ قانون پاس ہونے والا ہے کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی مل جائے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام کی خدمت کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ آپ نے بتلایا کہ "اسلام کا اقتصادی نظام" اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا اسپینی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے جو بڑا مقبول ہوا۔ اس سلسلہ میں بعض معزز اسپین سپریم کورٹ کے جج وغیرہ کے تعریفی مراسلات بھی آپ نے پڑھ کر سنائے آپ نے بڑے ہی دلچسپ پیرایہ میں اپنے تبلیغی حالات بیان کئے اور اپنی مصروفیات و طریقہ تبلیغ سے متعلق بڑے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور آخر میں فرمایا۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے ہمیں اپنی کوششوں کے ساتھ ساتھ بہت ہی دعاؤں کی ضرورت ہے اور اب اسلام اسی طرح ترقی کرے گا جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ترقی کرتا چلا گیا تھا۔ خدمت دین ایک بھاری انعام ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت و سعادت نہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح

قادیان میں یوم خلافت کی مبارک تقریب کامیاب جلسہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہی کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے نبی متبوع کے کاموں کو ہی جاری رکھتا ہے۔ اس ضمن میں مقرر نے انبیاء کے ذریعہ ہونے والے کاموں مثلاً تلاوت آیات کے ماتحت اعتقادی اور عملی غلطیوں کی اصلاح اور تعلیم الکتاب کے تحت تفاسیر کی اشاعت اور احکام الٰہی کے موضوع کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ نائب اور خلیفہ ہونے کے اعتبار سے انہی کاموں کا سلسلہ پھر خلفاء کے زمانہ میں جاری و ساری رہا۔

اس کے بعد عزیزم محمد انعام صاحب غوری متعلم مدرسہ احمدیہ نے نظم پڑھی۔ پھر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے احمدیت میں خلافت ثالثہ کی خصوصیات کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ کسی شخص کی خصوصیات بیان کرنے سے مراد ان کی گذشتہ انبیاء یا خلفاء پر فضیلت کا بیان نہیں ہوتا بلکہ بعض جزوی باتوں کی تفصیل ہوتی ہے جن میں وہ دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ مقرر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت کے متعلق مہاجرین و انصار کے جھگڑوں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت ثانیہ کے انتخاب کے موقعہ پر غیر مبائعین کے فتنہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ میں خلافت ثالثہ کا انتخاب بڑے ہی پرامن طریق پر عمل میں آیا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کی اس نہج پر تربیت فرمائی تھی۔ اور اپنے موضوع کی وضاحت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق طالمود یہود کی کتاب کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال من ھٰؤلاء کی تشریح کی۔ اور اس ضمن میں خلیفہ ثالث کو ان کا مصداق ثابت کیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں بیٹے کے متعلق الہام اور نافلۃ کی تشریح کی اور اس ضمن میں خلیفہ ثالث کو ان کا مصداق حقیقی خلیفہ کو قرار دیا۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے قائم کی جانے والی انتخاب خلافت کی کمیٹی اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ سے آئندہ ہونے والے خلیفہ کے متعلق بشارات کا تفصیل سے ذکر کیا۔

پھر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جاری فرمودہ تحریکات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے سورۃ انفال کی آیات یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم الخ تلاوت کرکے بیان کیا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے فتنہ کی خبر دی تھی۔ چنانچہ وہ فتنہ موجودہ زمانہ میں دجالیت اور عالمگیر دہریت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ مذہب کو محض افیون کا نشہ اور خطرناک قرار دیا گیا۔ مادہ پرستی کا غلبہ ہو گیا۔ اس کے برعکس روحانیت اور اخلاق کا جنازہ نکل گیا۔ آپ نے بتایا کہ الحاد پرستی کا نتیجہ عالمگیر تباہی اور بربادی اور جنگوں کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے جس کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا جن کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے ہی انسان امن اور عافیت کے سائے میں آسکتا ہے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے بیان کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تحریکات جاری فرمائی ہیں وہ وقت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ اسی سلسلہ میں فاضل مقرر نے حضرت خلیفہ ثالث کی تحریکات تعلیم القرآن وقف عارضی، مجلس موصیان، فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ، چندہ وقف جدید، انتقال کی تشہیر لیفلٹ، اطعموا الجائع کے ماتحت مسکینوں، غریبوں اور ہمسایوں کا خاص طور پر خیال رکھے جانے کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور تقریر کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موجودہ خطبات جمعہ کے تسلسل میں ایک خاص پروگرام جماعت کے سامنے رکھے جانے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔

آخر میں صاحب صدر نے جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کے متعلق تلقین کرتے ہوئے بیان کیا کہ بیعت کے مفہوم میں ہی تمام ذمہ داریاں آجاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ خلیفۂ وقت اور اس کے قائم کردہ نظام کی کامل اطاعت کریں۔ آخر میں اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب گیارہ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوئی۔

مستورات بھی بہ اجابت پردہ اس سے مستفید ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

"بدر" کی اعانت کا ایک طریق

از قلم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جیسا کہ ہمارے احباب کو علم ہے کہ ہمارا ہفتہ وار اخبار بدر مرکز قادیان کا ایک واحد آرگن ہے۔ مرکزی اخبار کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ ہر احمدی کیلئے مرکز کے حالات سے آگاہ رہنا اہم ضروریات میں سے ہے۔ علاوہ ازیں اس اخبار میں تبلیغی، تربیتی مضامین کی افادیت بھی ظاہر ہے اور پھر سب سے بڑی بات کہ ۱۹۵۱ء سے لیکر ۱۹۶۵ء کے آخر تک سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیمتی دردوں پر خطابات۔ خطبات اور اہم پیغامات جماعت تک پہنچاتا رہا ہے اور اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جماعت تک پہنچانا اس اخبار کا اولین فرض ہے۔ ہمارے سب دوست اخبار الفضل کو خرید نہیں سکتے۔ بدر کا معمولی سالانہ چندہ ہے۔ اس لئے بیشتر اخبار بدر کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و پیغامات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اس طرح اخبار بدر کی افادیت بالکل ظاہر ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ بدر دو سال سے بھی زائد عرصہ گذر جانے کے باوجود ابھی تک اخبار اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ اس کے لئے ایک معقول گرانٹ صدر انجمن احمدیہ کو دینی پڑتی ہے۔ علاوہ ازیں بعض مخیر احباب کے تعاون سے یہ اخبار جماعت کے ہاتھوں تک پہنچتا ہے۔

اس وقت میں اپنے بعض احباب کی خدمت میں بدر کی اعانت کا صرف ایک طریق پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میرے مخاطب دوست احباب اس طریق کے مطابق بدر کی اعانت کے لئے عملی قدم اٹھا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وہ طریق جس کی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے بڑے بڑے کاروباری احباب اور کارخانہ دار دوست اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اپنے اخبار میں اشتہار دیا کریں۔ اگر خدمت کے جذبہ کے ساتھ اس پر عمل کیا جائے تو اس کا دوسرا فائدہ ہمارے دوستوں کو یہ بھی ملے گا کہ یہ عمل انما الاعمال بالنیات کے تحت بہت بڑے ثواب کا موجب بھی ہوگا۔ اگر غیر از جماعت لوگوں کی توجہ یہ اشتہار اپنی طرف نہ کھینچ سکے تو کم از کم احمدی جماعت کی توجہ تو اس طرف ضرور ہوگی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر اخبار کا مطالعہ کرنے والے مخلصین کی نظروں سے ایسے اشتہارات گزریں گے۔ مشتہر کے اس نیک ارادہ کو بھانپ کر یقیناً اس کے لئے دل سے دعا کریں گے۔ جو بذات خود ایک بہت بڑی چیز ہے۔ پس میں اپنے بڑے بڑے کاروباری اور کارخانہ دار بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے کاروبار سے متعلقہ اشتہار بدر میں دیکر کسی حد تک ظاہری دنیوی فائدہ بھی اٹھائیں۔ اور اس کے پیچھے جو جذبہ کارفرما ہوگا یعنی قومی اخبار کی اعانت، اس کا ثواب بھی حاصل کریں۔ کیسی عمل پر ثواب مرتب کرنا محض خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس عمل سے خوش ہو کر اپنے بندے کو ثواب عطا فرماتا ہے اس کے برابر دنیا کی کوئی طاقت بھی کسی کو کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ پس مجھے امید ہے کہ میرے مخاطب اس طرف توجہ فرماویں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کاروبار میں بے حد برکت دے۔ اور آپ کے کاروبار ہر فتنہ و شر سے محفوظ رہیں۔

اخبار بدر میں اشتہار کی اجرت حسب ذیل ہے۔

پورا صفحہ ۲۵ روپے فی اشاعت۔
نصف " ۱۴ " "
¼ " ۷ " "
نصف کالم ۴ روپے " "

خاکسار
مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

حدیث "لَا نبی بعدی" کے اصلی معنے کی تحقیق

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدرآباد دکن

سید الکونین و خاتم المرسلین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو "آخری نبی" ثابت کرنے کے لئے غیر احمدی علماء کی طرف سے بزعم خود جو ناقابل تردید "دلیل" پیش کی جاتی ہے وہ حدیث لانبی بعدی ہے یعنی رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہے کہ "میرے بعد نبی نہیں"

اس حدیث کے ظاہری مفہوم کو لے کر انقطاع نبوت کو ثابت کرنے کے لئے غیر احمدی علماء اپنے ہر سٹیج اور منبر کو استعمال کیا کرتے ہیں

پرانا نظریہ انقطاع نبوت کے متعلق مخالفین کا دعوی کوئی نیا نہیں بلکہ جب بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے دُنیا کی اصلاح اور رہنمائی کے لئے مامور و مرسل آتے ہیں تو اُن کے سامنے انقطاع نبوت کی یہی بات دہرائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم کے متعلق آتا ہے

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا (سورۃ المومن آیۃ ۳۵)

یعنی حضرت یوسف علیہ السلام تمہارے پاس اس سے قبل کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تھے لیکن تم ان دلائل اور نشانات پر شک کرتے رہے۔ حتی کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہنا شروع کیا کہ خدا تعالےٰ ان کے بعد کسی اور کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا۔"

اسی طرح حضرت رسول کریم صلعم کے زمانہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا (الجن آیۃ ۷)

یعنی اُن کا بھی (حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم کا) یہی گمان تھا جس طرح تم گمان کرتے ہو کہ اللہ تعالےٰ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا۔

یہ دونوں آیات بتاتی ہیں کہ مخالفین کا یہ نظریہ کہ خدا تعالےٰ آئندہ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کرے گا کوئی نیا نہیں بلکہ پرانے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ جو ہر آنے والے مامور کی آمد سے غلط ثابت ہوتا رہا ہے اسی طرح اس زمانہ میں جب ایک فانی فی اللہ اور عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس زمانہ کا امام اور مامور بنا کر احیاء دین اسلام اور قیام شریعت محمدیہ کی خاطر مبعوث فرمایا ہے تو وہی عذر آپ کے مخالفوں نے پیش کر دیا۔

سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ لا نبی بعدی پر ہم صدق دل سے ایمان لاتے ہیں لیکن اس کے ایسے معنے کرنا کہ آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اور آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا یہ درست نہیں۔ اس حدیث شریف کے صحیح معنے وہی ہو سکتے ہیں جو قرآن کریم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات اور لغت عربیہ کے قواعد کی روشنی میں ہوں اور وہ یہی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر اور شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے یا اس میں رد و بدل کرنے والا نہیں آئے گا یعنی آپ کی نبوت کو منسوخ قرار دیتے ہوئے آپ کے مد مقابل کھڑے ہونے والا کوئی نبی قیامت تک نہیں آئے گا۔

گہرا اور لطیف مفہوم حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات اپنے اندر نہایت لطیف اور گہرا مفہوم رکھتے ہیں۔ اگر ان ارشادات کا صرف ظاہری مفہوم لے لیا جائے تو اس سے قرآن کریم کی بعض تعلیمات اور ارشادات نبویہ پر زد کرنی پڑتی ہے مثال کے طور پر ایک حدیث ہے من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنی جو لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اب ارشاد نبوی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک شخص خواہ فاجر و فاسق اور احکام الٰہی کو پس پشت ڈالنے والا ہی کیوں نہ ہو صرف زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہہ لینے سے جنتی بن جاتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس حدیث کا صحیح مطلب یہی ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ کے جمیع تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو۔ وہ شخص جس کی زندگی کا نصب العین خدا تعالےٰ کو حاصل کرنا ہو اور اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کے مطابق زندگی گذارنے والا یقینی طور پر جنت کا وارث ہے۔

اسی طرح لا نبی بعدی کا صرف ظاہری مفہوم لے کر یہ کہہ دیا جائے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا صحیح نہیں۔

تجزیہ مذکورہ حدیث تین الفاظ یعنی لا۔ نبی اور بعدی پر مشتمل ہے آیئے ان تینوں الفاظ کا تجزیہ کرتے ہوئے اس حدیث کا صحیح مفہوم معلوم کرنے کی کوشش کریں۔

لفظ "لا" عربی زبان میں لفظ "لا" جنس اور وصف کی نفی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو عام طور پر لانفی جنس اور لانفی وصف کے نام سے موسوم ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ یعنی خدا کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔ اس میں لفظ "لا" جنس معبود کی نفی کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور بعض اوقات "لا" وصف نفی کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً لا ہجرۃ بعد الفتح لا سیف الا ذو الفقار۔ لا فتی الا علی ان سب مثالوں میں وصف کی نفی کی گئی ہے نہ کہ جنس کی۔ مراد یہ کہ فتح مکہ کے بعد کوئی ایسی ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف نہ ہو گی۔ جیسی کہ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام نے کی تھی۔ اور جو عظمت ذو الفقار کو حاصل تھی وہ عظمت کسی اور تلوار کو حاصل نہیں۔ اسی طرح حضرت علی رضؓ کے اندر جو اوصاف خاصہ پائے جاتے ہیں کسی دوسرے نوجوان میں نہیں۔

اگر کوئی شخص ان مثالوں میں مذکور لفظ "لا" کو لانفی جنس قرار دینے پر اصرار کرے تو الاسر کے علی الترتیب یہ معنے ہوں گے کہ آئندہ دنیا میں کبھی کسی قسم کی ہجرت نہیں ہو گی۔ اور ذو الفقار کے بعد کسی قسم کی تلوار دنیا میں نہیں بنائی جائے گی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بعد دنیا میں کوئی نوجوان پیدا نہیں ہو گا اور نوجوانی حضرت علی رضؓ کے بعد ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں عقل اور مشاہدہ کے خلاف ہیں پس حدیث لا نبی بعدی میں بھی اسی طرح جو "لا" استعمال کیا گیا ہے وہ نفی وصف کے لئے ہے نفی جنس کے لئے نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آئندہ کوئی اس شان اور عظمت کا نبی نہیں آئے گا۔ جیسا کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ ہماری اس تشریح کی تائید رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جس میں حضور فرماتے ہیں:-

اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده (بخاری)

یعنی جب کسریٰ جو ایران کا بادشاہ ہے فوت ہو جائے تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہو گا۔ اور اسی طرح قیصر جو روم کا بادشاہ ہے مر جائے تو کوئی اور قیصر نہیں ہو گا۔

سب جانتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کا مطلب قیصر اور کسریٰ کی نفی نہیں کی تھی بلکہ یہ مطلب ہے کہ جس شان و عظمت کے یہ بادشاہ تھے۔ ایسی شان و جلال کے بادشاہ نہیں آئیں گے۔

چنانچہ صحیح بخاری کی شرح فتح الباری میں علامہ عسقلانی مذکورہ حدیث کی تشریح لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ قال الخطابی معناه فلا قيصر بعده يملك مثل ما يملك هو۔ یعنی خطابی نے کہا ہے کہ فلا قیصر بعدہ سے یہ مراد ہے کہ اس جیسا حکومت کرنے والا نہیں آئے گا

غرضیکہ حدیث نبوی لا نبی بعدی میں آنحضرت صلعم کے بعد کلی طور پر نبوت کی نفی نہیں کی گئی بلکہ نبوت کے خاص وصف کی نفی کی گئی ہے۔

لفظ بعدی کا تجزیہ اب ہم حدیث لا نبی بعدی میں مذکور لفظ "بعدی" پر غور کرتے ہیں۔ عربی ادب میں لفظ "بعد" مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً بعد بمعنی پیچھے۔ ساتھ۔ مد مقابل۔ اور بر خلاف وغیرہ چنانچہ لسان العرب میں لکھا ہے وتأتى بمعنى مع لقوله تعالى عتل بعد ذلك۔ یعنی لفظ "بعد" مع کے معنوں میں بھی آتا ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ عتل بعد ذلک۔

اسی طرح بعد کا لفظ مد مقابل اور بر خلاف کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے فماذا بعد الحق الا الضلال حق کے بعد یعنی حق کے مقابل بر سر اپنے خلاف اور گمراہی کے اور کیا ہے؟

نیز فرمایا فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ۔ یعنی وہ خدا اور اس کی آیات کے مقابلہ میں یا ان کے خلاف کس بات پر ایمان لائیں گے۔

ان دونوں آیات سے واضح ہے کہ "بعد" کا لفظ مد مقابل اور بر خلاف کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اگر یہاں لفظ بعد کو "بعدیہ" کے معنوں میں مستعمل کیا جائے تو اس آیت کا مطلب ہو گا کہ خدا کے بعد یعنی خدا مر جائے اور اس کی آیات دنیا سے مٹ جائیں تو وہ کس بات پر ایمان لائیں گے حالانکہ یہ معنے کسی صورت میں بھی صحیح اور درست نہیں۔ یعنی لا نبی بعدی میں مذکور لفظ کے معنے بھی میرے مد مقابل اور میرے خلاف کے بھی ہیں۔ اس صورت میں مذکورہ حدیث کا یہ مطلب ہو گا کہ میرے مد مقابل اور میری نبوت کے خلاف آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا یعنی محمدی شریعت کو منسوخ کر کے نئی نبوت کا دعوےٰ کرنے والا کوئی نبی آئندہ

نہیں آ سکے گا۔ اور یہی معنے صحیح اور درست ہیں۔

اس جگہ بطور تنزل کے ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ لفظ بعد کا لفظ پیچھے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے لیکن اس صورت میں اس کے دو پہلو ہوں گے (۱) بعد قریب یعنی متصل بعد (۲) بعد بعید یعنی ایک عرصہ کے بعد۔ چنانچہ قرآن کریم میں دونوں قسم کی مثالیں ملتی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واتخذ قوم موسیٰ من بعده من حلیهم عجلا (الاعراف آیۃ ۱۴۹)

(۲) قال بئسما خلفتمونی من بعدی (الاعراف ۱۵۱)

(۳) فانا قد فتنا قومک من بعدک ...... (طٰہٰ آیۃ)

ان آیات میں "بعد" کے معنے متصل بعد کے ہیں۔ یہاں بعد سے بعد قریب مراد ہے نہ کہ بعد بعید (۲) بعد بعید کے معنوں کی مثال ہو آیۃ کریمہ: ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (سورۃ الصف آیۃ ۷)

یہاں من بعدی سے مراد بعد قریب نہیں بلکہ بعد بعید ہے۔ کیونکہ اس پیشگوئی اور بشارت کے مطابق سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ کے تقریباً چھ سو سال بعد مبعوث ہوئے تھے۔

غرض لفظ بعد کے معنے اگر پیچھے کے کئے جائیں تو قرآنی استعمال کی روشنی میں اس لفظ کے دو اقسام بعد قریب اور بعد بعید پائے جاتے ہیں۔ اب غور طلب یہ بات ہے کہ لا نبی بعدی میں کہ لفظ بعد کن معنوں میں استعمال ہوا ہے آیا بعد قریب کے لئے یا بعد بعید کے لئے؟ سو واضح ہو کہ یہاں بعد سے بعد قریب مراد ہے نہ کہ بعد بعید۔ جیسا کہ پوری حدیث اس طرح ہے:۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلک نبی خلفه نبی لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔ یعنی بنی اسرائیل پر انبیاء حکومت کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کا خلیفہ اور جانشین نبی ہی ہوتا لیکن میرے معاً بعد ایسا نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میرے معاً بعد نبی نہیں بلکہ خلفاء ہوں گے۔ ہمارے ان معنوں کی تائید ایک تو سیکون خلفاء میں مستعمل "س" سے ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی وبینه نبی (ابوداؤد جلد ۲ اور بخاری جلد ۲) یعنی میرے اور اُس کے (مسیح موعودؑ کے) درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ یعنی سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قریب میں کوئی نبی نہیں آ سکے گا سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو ایک اُمتی نبی ہوگا۔

الغرض اوپر کی مفصل بحث سے حدیث زیر نظر کے حسب ذیل معانی مستنبط ہوئے:۔

(۱) جس وصف اور شان و عظمت کا میں مالک ہوں اُس وصف اور شان میں میرے بعد آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس میں کس اُمتی کو کلام ہے!

(۲) آئندہ کوئی بھی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔

(۳) میرے مدمقابل اور میرے برخلاف کھڑے ہو کر دعویٰ کرنے والا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۴) میری شریعت اور مذہب اسلام کے مقابل میں کھڑے ہو کر آئندہ کوئی نئی شریعت لانے والا اور نئے مذہب کا دعویدار اور نیا طریقہ عبادت جاری کرنے والا نہیں آئے گا۔

(۵) میری وفات کے معاً بعد نبی نہیں آئے گا۔ بلکہ میرے اور مسیح موعودؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اس جگہ اس امر کا واضح کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حدیث لا نبی بعدی کی جو تشریح ہم نے کی ہے اس تشریح میں جماعت احمدیہ منفرد نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے علاوہ حسب ذیل بزرگان سلف نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ مثلاً

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی (درمنثور جلد ۵ ص ۲۰۴ تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

یعنی تم آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین کہہ سکتے ہو مگر یہ کبھی نہ کہنا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲) علامہ ابو طاہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ قول کے متعلق فرماتے ہیں:۔

هذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه (تکملہ مجمع البحار ص ۸۵)

یعنی مذکورہ قول حدیث نبوی لا نبی بعدی کے منافی نہیں کیونکہ اس حدیث سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۳) حضرت امام عبد الوہاب الشعرانی تحریر فرماتے ہیں:۔

(وقوله صلی اللہ علیہ وسلم فلا نبی بعدی ولا رسول) المراد به لا مشرع بعدی (الیواقیت والجواهر جلد ۲ ص ۲۴)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث لا نبی بعدی سے مراد یہی ہے کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آئے گا۔

(۴) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی تحریر فرماتے ہیں:۔

معنی قوله صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (الفتوحات المکیہ جلد ۲ ص ۳)

یعنی آنحضرت صلعم کا فرمان کہ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی کے یہ معنی ہیں کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے خلاف شریعت رکھتا ہو بلکہ اگر ہوگا تو وہ میری ہی شریعت کے تابع ہوگا۔

(۵) حضرت ملا علی القاری فرماتے ہیں:۔

قوله خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یاتی نبی ینسخ ملته ولم یکن من امته (موضوعات کبیر ص ۵۹)

یعنی خاتم النبیین کے معنی صرف یہ ہیں کہ ایسا نبی نہیں آ سکتا جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے یا آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

(۶) علامہ صدیق حسن خان صاحب یوں فرماتے ہیں:۔

"ہاں لا نبی بعدی آیا ہے اس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لاوے گا۔"

(اقتراب الساعۃ ص ۱۶۲)

(۷) ابو الحسنات علامہ عبد الحی فرنگی محلی لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے بعد مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ البتہ صاحب شرع جدید کا ہونا ممتنع ہے۔"

(دافع الوساوس ص ۱۶)

(۸) الشیخ عبد القادر کردستانی فرماتے ہیں:۔

ان معنی کونه خاتم النبیین هو انه لا یبعث بعده نبی آخر بشریعة اخری۔

(تقریب المرام جلد ۲)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد دوسری شریعت دے کر کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

(۹) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں:۔

ختم به النبیون ای لا یوجد من یامره اللہ سبحانه بالتشریع علی الناس۔

(تفہیمات الہیہ تفہیم ص ۵۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہوئے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے صاحب شریعت بنا کر بھیجے۔

(۱۰) حضرت السید عبد الکریم الجیلانی لکھتے ہیں

فانقطع حکم نبوة التشریع بعده وکان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (الانسان الکامل باب ۳۶)

یعنی حضور اکرم صلے اللہ کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہو گیا۔ اسی طرح آپ خاتم النبیین قرار پائے۔

مندرجہ بالا دس حوالوں سے حدیث لا نبی بعدی کا اصل مطلب ظاہر و باہر ہے۔ وهذا المراد۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

قادیان میں تربیتی کارگزاری (بقیہ صفحہ)

خدمت دین کا یہی سب سے قریب کے زمانہ کی دنیا بالکل متحد ہونے والی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ توحید اور اسلام پر متحد ہو جاتے تاکہ خالق کبیر پیار و محبت تام ہو۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے مختلف احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

اس تقریر کے بعد محترم صدر جلسہ نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور حق کی اشاعت کیلئے انسان نکل کھڑا ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کی مشکلات دور کر دیتا ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ جب آپ دوبارہ اسپین جائیں تو آپ کے ذریعہ وہاں کے لوگوں میں اسلام کی طرف ایسی توجہ پیدا ہو جائے کہ "یدخلون فی دین اللہ افواجا" کی جیتی جاگتی تصویر بن جائیں۔

صدر جلسہ کے اس مختصر خطاب کے بعد محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ہی نے صدر مجلس کے ارشاد پر دعا کرائی اور یہ اجلاس رات دس بجکر چالیس منٹ پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

مالی قربانی کے متعلق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

"دیکھو جنہوں نے انبیاء کا وقت پایا انہوں نے دین کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کیں۔ جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال حاضر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنے مرغوب ٹکڑوں سے پُر زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کرتے گئے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔ مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سو اے لوگو! اگر تم میں راستی کی روح ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔"

"دنیا میں آج تک کوئی سلسلہ ہوا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہو یا دینی بغیر مال چل سکا ہے۔ دنیا کا ہر ایک کام اس لئے کہ یہ عالم اسباب ہے اسباب سے ہی ہوتا ہے۔ پھر کس قدر بخیل اور ممسک ہے وہ شخص جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کے لئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے خبردار کرو اور ہر ایک بھائی کو چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔"

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اُس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔ جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔"

سیدنا حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں جملہ عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں نہ صرف سو فیصدی وصولی لازمی چندہ جات اور بقایا جات کے لئے مؤثر کارروائی کر کے کمی کو پورا کریں۔ ....

بلکہ طوعی تحریکات میں بھی زیادہ سے زیادہ وصولی کر کے مرکز میں بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور انعامات کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب جماعت کو سابقہ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

ضروری اعلان

نظارت کی طرف سے شروع سال میں بعض خاص دن منائے جانے کا اعلان جنوری میں ہر سال اخبار بدر میں کیا جاتا رہا ہے اس سال جلسہ سالانہ قادیان، ربوہ کی تاریخوں میں غیر معمولی تبدیلی کی وجہ سے بروقت اعلان نہ ہو سکا اور دفتر کے عملہ کی کمی بھی اس تاخیر کا موجب ہوئی۔ اور اس وقت تک یوم مصلح موعود اور یوم مسیح موعودؑ کی تقاریب کا وقت گذر چکا ہے لیکن خدا کے فضل سے ہماری جماعت ان اہم تقاریب کی اہمیت سے واقف ہے اس لئے اپنی اپنی یہ دن جماعتوں نے منائے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

یوم خلافت کے متعلق اخبار بدر کے گذشتہ پرچہ میں اعلان ہو چکا ہے۔ آئندہ کی تقاریب کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی جگہ پر اس کے مطابق عمل کریں اور اپنی اپنی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھجوائیں۔

۱۔ جلسہ سیرت النبی ۲۲ر جون بروز بدھوار
۲۔ یوم تبلیغ ۱۴ر ستمبر بروز اتوار
۳۔ جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۶ر اکتوبر بروز اتوار

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ تحریک جدید اور

عہدیداران جماعت سے درخواست

اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے کہ آپ کو تحریک جدید جیسی مبارک تحریک میں شمولیت کی توفیق مل رہی ہے اور آپ اس تحریک میں صرف شامل ہی نہیں بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی خدمت کی بھی توفیق مل رہی ہے سال رواں کے چھ ماہ گذر چکے ہیں اس وقت تک ہمیں کم از کم نصف بجٹ پورا کر لینا چاہیئے تھا مگر ابھی تک بہت جماعتیں اور احباب ایسے بھی ہیں جنہوں نے وعدہ تک نہیں بھجوایا اور وصولی کی رفتار بھی تسلی بخش نہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا۔

۱۔ "قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پیش ہوتا ہے اگر تم کو وقت اپنا وعدہ پورا کر لیتے تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے سلسلہ کی رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں۔"

۲۔ یہ قحط کا زمانہ ہے مصائب کا زمانہ ہے آزمائش کا زمانہ ہے لیکن جس طرح ایک ماں اپنے کو فاقے رکھتی ہے لیکن اپنے بچوں کو فاقے نہیں آنے دیتی۔ اسی طرح تم بھی دین سے ماں جیسی محبت کرو خود فاقہ کرو لیکن دین کو فاقوں کی مصیبت نہ آنے دو۔

۳۔ ہمارے اندر اگر زندگی کے آثار ہیں اور ہم اپنے وعدوں کو سچا سمجھتے ہیں تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑے گا کہ ہمارے حالات کیا ہیں اور ہم پر کیسی قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں بلکہ ہمیں آخر دم تک دین کی خدمت کے لئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دین کی سربلندی کے لئے کس قدر فکر اور درد تھا اور حضور ہم سے کیا چاہتے تھے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل ارشاد سے لگائیے فرمایا:۔

"اے مردو! اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان گواہ ہیں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن من دھن خدا اور اس کے رسول کے لئے قربان کر دو۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے فرائض کو سمجھیں اور مشکلات اور قحط سے نہ گھبرائیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدوں کو توجہ اور خوشی سے پورا کرو۔ تا خدا تعالیٰ اپنے وعدہ پورا کرتا ہے جو اس نے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے کیا ہوا ہے۔ یہ اسلام کے لئے قربانی کا وقت ہے پس اُٹھو اور اپنے عمل سے ثابت کر دو کہ اس زمانہ میں صرف تم ہی وہ لوگ ہو جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر قربانی کو تیار ہو۔

آپ نے ہمیشہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا ہے اب بھی وقت ہے کہ پہلے سے زیادہ جوش اور اخلاص سے کام کریں تا حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

وکیل المال قادیان

چندہ وقف جدید

وصولی چندہ میں کافی کمی آ گئی ہے امراء مقامی و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور ایسا انتظام فرما دیں کہ ساتھ ساتھ وصولی ہوتی جائے۔ اور بقایا نہ ہونے پائے جس قدر رقم وصول ہو چکی ہے۔ چندہ کے ہمراہ مرکز میں بھجوا دی جائے۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ آج یہاں [illegible] پاکستان کو امریکی ہتھیاروں کی سپلائی کے متعلق [illegible] خارجہ [illegible] دیتے ہوئے وزیر خارجہ مسٹر [illegible] چھاگلہ نے کہا کہ پاکستان سارے یورپ سے اسلحہ خرید رہا ہے لیکن بھارت سرکار اسے روک نہیں سکتی [illegible] کیونکہ اکثر اسلحہ پرائیویٹ فرموں سے خریدا جاتا ہے۔ جن پر متعلقہ ملکوں کی سرکاروں کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ یہ بڑی تشویشناک بات ہے کہ پاکستان [illegible] روپیہ کی خاطر ان کو خرید رہا ہے۔ ہم پاکستان کو اسلحہ خریدنے سے روک نہیں سکتے لیکن ہم اپنے دفاع کا انتظام کر سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ مئی۔ ہوم منسٹر شری چوان نے آج لوک سبھا میں کہا کہ [illegible] کے متعلق جو الفاظ استعمال کئے [illegible] صوبائی حکومتوں کو [illegible] پیدا [illegible] کے لئے جو اپیل کی تھی وہ مغربی بنگال کے معاملات میں مداخلت نہیں کی جا سکتی۔ درحقیقت مرکزی حکومت [illegible] فرائض اور ذمہ داریوں کو [illegible] اگر وہ اس طرح کی اپیل نہ کرے [illegible] مشورہ [illegible] ہے۔ شری چوان نے [illegible] سنگھ اور دوسرے ممبروں کی طرف سے پیش کی گئی توجہ دلاؤ تحریک کا جواب [illegible] رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ گھیراؤ [illegible] اندازی [illegible] ہے۔ اس سال مارچ کے بعد بہت سے گھیراؤ ہوئے جن اور زیادہ تر گھیراؤ مغربی بنگال میں ہوئے ہیں کچھ دوسرے صوبوں میں بھی گھیراؤ ہوئے۔ [illegible] لوگوں کے دلوں میں تشویش اور [illegible] پیدا ہوئے ہیں۔ مرکزی حکومت کو بھی تشویش ہے۔ شری چوان نے کہا کہ گھیراؤ سے [illegible] دوسرے فریق کو ناجائز طور پر [illegible] میں رکھا جاتا ہے۔ مغربی بنگال میں [illegible] مرکزی حکومت کے اداروں اور [illegible] کے خلاف بھی [illegible] حکومت کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ سیاسی پارٹیاں اور ٹریڈ یونین ورکروں کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے اکسا رہی ہیں۔ حکومت کو یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ [illegible] کی جب پولیس گھیراؤ سے متاثرہ لوگوں کو تحفظ نہیں دے سکی۔ ان واقعات سے [illegible] تشویش اور خدشات پیدا [illegible] حکومت کو بھی تشویش ہوئی

[illegible] کل رات پولیس نے [illegible]

میں مشتعل ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلائی۔ اس سے پہلے اس علاقہ میں دو گروہوں کے لوگوں میں شام کے وقت بھی کچھ جھڑپیں ہوئی تھیں۔ ایک گروہ مقامی باشندوں کا اور دوسرا مغربی بنگال سے باہر کے محنت کشوں کا۔ رات کی فائرنگ سے ایک آدمی زخمی ہوا۔ شام کے وقت جب [illegible] سے پولیس کی کمک پہنچی تھی۔ تو فسادی ہجوم منتشر ہو گئے تھے۔ لیکن رات تو بجے کے بعد پھر سے لوگ دوبارہ جمع ہو گئے اور وہ دستی بموں اور اینٹوں پتھروں کے ساتھ لڑنے لگے۔ تیزاب سے بھرے ہوئے بلب بھی استعمال کئے گئے۔ کچھ نواحی جھونپڑیوں اور دکانوں کو آگ لگ گئی۔ حکام نے تازہ جھڑپوں کی اطلاع ملتے ہی مسلح پولیس کی کمک کے علاوہ ایک فوجی دستہ بھی بھیج دیا۔ مغربی بنگال کے ڈپٹی چیف منسٹر شری جیوتی باسو نے متاثرہ علاقہ میں پہنچ کر لوگوں کو پُر امن رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ محاذ وزارت کو ختم کرنے کے متعلق مفاد پرستوں اور رجعت پسند عناصر کی سازش کو ناکام بنا دیا جائے۔ امن و آشتی کو قائم رکھا جائے۔ کل کی گڑبڑ کے متعلق جو سرکاری اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں ان کے مطابق پانچ اشخاص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ ان میں دو پولیس کرمچاری بھی شامل ہیں۔ پولیس کی فائرنگ سے تین اشخاص مرے۔

قاہرہ ۲۹ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر کرنل ناصر نے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک اسرائیل کی مدد کے لئے آبنائے تیران کی ناکہ بندی کے خلاف مسلح مداخلت کریں۔ کل ایک پریس کانفرنس میں صدر ناصر نے یہ وارننگ دی کہ اگر ایسا ہوا تو وہ نہر سویز بند کرا دیں گے۔ صدر ناصر نے کہا کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ مداخلت کس حد تک ہو گی۔ لیکن اگر اسرائیل کے سوا کسی دوسرے ملک نے مسلح مداخلت کی تو پھر سویز نہر ختم ہو جائے گی لیکن اگر صرف یہ لڑائی اسرائیل تک ہی محدود رہی تو پھر نہر سویز کو بند کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن آپ نے کہا کہ اسرائیلی جہازوں کو آبنائے تیران سے نہ گزرنے دینے کا فیصلہ اٹوٹ ہے۔ اور ہم اس علاقہ پر مصر کی خود مختاری تمام رکھنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ لہٰذا اگر امریکہ نے اسرائیل کی حمایت میں آبنائے میں داخلہ کے سلسلہ میں طاقت کا استعمال کرنے کی کوشش کی تو یہ کھلم کھلا متحدہ عرب جمہوریت کے خلاف جارحانہ کارروائی ہو گی اور تمام عرب ممالک اس حملہ کا مقابلہ اپنی پوری طاقت سے کریں گے۔ خواہ اس کا نتیجہ کچھ بھی ہو۔

صدر ناصر سے دریافت کیا گیا کہ کیا روس آپ کی امداد کے لئے پہنچے گا۔ ناصر نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ کرنا ہمارے دوست ممالک کا کام ہے کہ وہ ضرورت پڑنے پر ہماری کیا امداد کریں گے۔ صدر ناصر نے جن دوست ممالک کے نام لئے اُن میں بھارت بھی شامل ہے۔ مصری راہنما نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ اگر ایسی جنگ ہوئی تو یہ ابتدا سے ہی جنگ کی شکل اختیار کرے گی

ضروری اعلان

قافلہ برائے شمولیت جلسہ سالانہ ربوہ (پاکستان)

احباب کو علم ہے کہ گذشتہ سال ۵۰۰ افراد کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے حکومت ہذا کی طرف سے منظوری ملی تھی لیکن چونکہ یہ منظوری دیر سے ہوئی تھی اس لئے بھارت کی دوسری جماعتوں کے نمائندگان کو جلسہ میں شمولیت کا موقعہ نہیں مل سکا تھا۔ اس سال بھی نظارت ہذا کا منشاء ہے کہ حکومت ہند سے ۵۰۰ افراد کو جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے منظوری دیئے جانے کی درخواست کی جائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ قادیان سے آنے والوں کی تعداد تین سو ہو۔ اس لئے نظارت ہذا بیرونی جماعتوں سے دو صد نمائندگان کے اسماء فہرست میں شامل کرنا باقی ہے۔

اس لئے جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ ان کی جماعتوں سے جو احباب جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے جانے کی خواہش رکھتے ہوں ان کے اسماء مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ جلد از جلد نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ ایسی اطلاعات ۸ رجون ۱۹۶۷ء سے قبل نظارت ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ فہرست بر وقت حکومت میں داخل کی جا سکے۔

نام ۔ ولدیت ۔ عمر ۔ تاریخ پیدائش ۔ موجودہ پورا پتہ ۔ تحصیل و ضلع وغیرہ

ناظر امور عامہ قادیان

امتحان کتاب "آسمانی فیصلہ"

جملہ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کتاب "آسمانی فیصلہ" کا امتحان ہو گا جس کی تاریخ کی تعیین نظارت کی طرف سے مورخہ ۸ ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کی جاتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ہے جو بڑی تقطیع کے چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ امتحان میں ابھی ساڑھے چار ماہ کا وقفہ ہے۔ اس لئے ہر لحاظ سے امتحان کی تیاری میں کوئی امر مانع نہیں۔ یعنی نہ تو کتاب ضخیم ہے اور نہ وقت تھوڑا ہے۔ بہت آسانی سے تیاری ہو سکتی ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ جہاں پر جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک امتحان ہوں بلکہ کیا ہی بہتر ہو کہ ہر بالغ مرد و عورت امتحان میں شریک ہو۔ وہاں احباب مقررہ تاریخ تو پہلے کے لئے نظارت کو مجبور نہ کریں۔ اس سے کئی قسم کی ترتیبی خامیاں پیدا ہو تی ہیں۔

گذشتہ سال کتاب "عقائد احمدیت" کا امتحان ہوا تھا۔ اس سال آسمانی فیصلہ کا امتحان لیا جا رہا ہے اس خیال سے کہ معیار ہر سال کچھ کچھ بڑھایا جا رہا ہے آئندہ سال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان زیر غور ہے اگر کوئی دوست اس بارہ میں مشورہ دینا چاہیں تو نظارت مشکوریہ کے ساتھ اس پر غور کرے گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان